Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ لاہور پاکستان

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ

یوم :- جمعہ

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۹ ہجری

جلد ۳۸ | ۳۰ احسان ۱۳۲۹ ہش | ۳۰ جون ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۵۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ جون۔ محترم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج ٹمپریچر بھی زیادہ ہے اور کمزوری بھی بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

روس نے شمالی کوریا کے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد مسترد کر دی

ماسکو ۲۹ جون۔ روس نے سلامتی کونسل کی قرارداد مسترد کر دی ہے۔ جس میں تمام ممبر ممالک سے کہا گیا تھا کہ وہ شمالی کوریا کے جارحانہ اقدام کو ناکام بنانے کے لئے اس کے خلاف فوجی پابندیاں عائد کریں۔ حکومت روس نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں اس قرارداد کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اس کی صرف چھ ملکوں نے حمایت کی ہے۔ کیونکہ روس نیشنلسٹ چین کے نمائندے کو اس ملک کا جائز نمائندہ تسلیم نہیں کرتا۔ منشور کی رو سے ہر اہم معاملے کے متعلق کوئی فیصلہ اس وقت تک نافذ العمل قرار نہیں پا سکتا۔ جب تک کہ اس کی حمایت سات ممبر ملک نہ کریں۔ بیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان سات ووٹوں میں پانچوں مستقل ممبروں کے ووٹوں کا شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ لیکن برخلاف اس کے مستقل ممبروں میں سے صرف تین ممبروں نے مذکورہ قرارداد کی حمایت کی ہے۔ باقی دو میں روس اور چین کی عوامی حکومت کا نمائندہ شامل ہے۔ اسلئے روس اس غیر قانونی قرارداد کو قبول نہیں کر سکتا۔

جنوبی کوریا کی فوجوں نے کیمپو کا ہوائی اڈہ واپس لے لیا

ٹوکیو ۲۹ جون

آج کی صورت حال کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ جنوبی کوریا کی فوجوں نے کیمپو کا ہوائی اڈہ واپس لے لیا ہے۔ البتہ سیئول ابھی تک شمالی کوریا کے قبضہ میں ہے۔ اس سے قبل دریائے ہان کے جنوب میں ... کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کمیونسٹ فوجیں امریکی ہوائی جہازوں کی شدید مزاحمت کے باوجود جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں اور امریکی ہیڈ کوارٹر سوواں سے ۷ میل سے بھی کم دور رہ گئی ہیں جو سیئول سے ۲۵ میل جنوب کی طرف واقع ہے۔ خیال ہے شمالی کوریا کی فوجیں آج رات اس مقام پر بھرپور حملہ کریں گی۔ امریکی ہوائی جہاز موسم خراب ہو جانے کی وجہ سے لڑائی میں خاطر خواہ حصہ نہ لے سکے تھے۔ آج پہلی بار سپر فورٹریس ہوائی جہازوں سے لے کر جیٹ طیاروں تک ہر قسم کے ہوائی جہازوں نے حصہ لیا اور کیمپو کے ہوائی اڈے پر جو کل شمالی کوریا کے قبضے میں چلا گیا تھا۔ شدید بمباری کی علاوہ ازیں شمالی کوریا میں بھی بعض اہم ٹھکانوں پر بم برسائے۔ آج شمالی کوریا کے ہوائی جہازوں نے بھی سرگرمی دکھائی انہوں نے سوواں کے ہوائی اڈے پر بم برسا کر ایک بڑے امریکی طیارے کو تباہ کر ڈالا۔ آج جنرل میک آرتھر ٹوکیو سے بذریعہ طیارہ جنوبی کوریا پہنچے اور وہاں جنوبی کوریا کے صدر رنگمان ری اور دوسرے بڑے بڑے افسروں سے بات چیت کی۔ کہا جاتا ہے اس گفت و شنید میں اس امر پر بالخصوص غور کیا گیا کہ آیا امریکہ کی بری فوجوں کا میدان میں اترنا ضروری ہے یا نہیں دوسرے ایسے موزوں مقام کی تلاش بھی زیر بحث آئی کہ جہاں دفاعی لائن قائم کر کے فوجوں کی صف بندی کی جا سکے شام کو جنرل میک آرتھر واپس ٹوکیو پہنچ گئے۔ جنوبی کوریا کے صدر نے بیان دیتے ہوئے اس پر زور دیا ہے کہ جب تک امریکہ کی طرف سے بھاری توپخانہ نہ بھیجا جائیگا حملہ آوروں کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکا نہ جا سکے گا۔ واشنگٹن سے اطلاع ملی ہے کہ اگر امریکہ کی بحری اور ہوائی فوج حملے کو روکنے میں کامیاب نہ ہوئی تو پھر امریکہ بری فوج کو بھی میدان میں لے آئے گا کیونکہ امن برقرار رکھنے اور جمعیت اقوام کے وقار کو بچانے کے لئے اس اقدام سے بھی گریز نہ کیا جائے گا۔ وہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اس اقدام سے ہی سلامتی کونسل کا فیصلہ اپنی صحیح شکل میں پورا ہو سکتا ہے۔

پاکستان بھر میں پٹرول کا راشن ختم کر دیا گیا

کراچی ۲۹ جون۔ مرکزی حکومت نے پاکستان بھر میں پٹرول کا راشن ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج تیسرے پہر ایک سرکاری اعلان میں حکومت کے اس فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ یہ فیصلہ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۰ء سے نافذ العمل ہو گا۔

آسٹریلیا نے بھی اپنا بحری بیڑا پیش کر دیا

کنبرا ۲۹ جون۔ آسٹریلیا کی حکومت نے اپنا بحری بیڑا جنوبی کوریا کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس فیصلے سے جنوبی کوریا کی حکومت اور جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دے دی گئی ہے اس سے قبل برطانیہ بھی اس قسم کا اعلان کر چکا ہے۔

کمیونسٹ اخباروں کے دفاتر پر چھاپہ

ٹوکیو ۲۹ جون ٹوکیو پولیس نے آج چار کمیونسٹ اخباروں کے دفتروں پر چھاپہ مارا۔ ان اخباروں کے نام حکم جاری کیا گیا ہے کہ وہ آئندہ تیس دن تک اخبار شائع نہ کریں۔

یونیورسٹیوں میں توسیع و ترقی کے لئے مرکزی کمیٹی کا تقرر

کراچی ۲۹ جون حکومت پاکستان نے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو یونیورسٹیوں میں توسیع اور ترقی کی سکیموں کا جائزہ لیا کرے گی۔ اور ان سکیموں پر عملدرآمد کے سلسلے میں مناسب امداد اور گرانٹ وغیرہ کی سفارشات کرے گی اس کا نام "یونیورسٹی گرانٹ کمیٹی" ہو گا۔ مختلف یونیورسٹیوں کے درمیان رابطہ قائم رکھنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہو گا۔ میاں افضل حسین کو کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ دیگر ممبران کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) شیرفت بورڈ کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد
(۲) .... مظہر الدین حسین
(۳) سندھ پبلک سروس کمیشن کے صدر ایچ ایم ہنگورانی
(۴) حکومت پاکستان کے مشیر تعلیم ڈاکٹر محمود حسین
(۵) نائب مشیر تعلیم حکومت [illegible]

اہلیہ صاحبہ مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم کی تشویشناک علالت

لائلپور سے اطلاع آئی ہے کہ ہماری ممانی صاحبہ کی والدہ یعنی مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ بہت سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے جو زخم پہلے مندمل ہو گیا تھا وہ پھر کھل گیا ہے اور اس کا اثر قریباً سارے جسم میں سرایت کر چکا ہے۔ اور چونکہ عمر بھی زیادہ ہے۔ اسلئے ڈاکٹر نے بڑی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ہماری ممانی کی والدہ صاحبہ کا ایک بڑا بچہ مرزا احمد شفیع بی اے بی ٹی قادیان میں شہید ہو گیا تھا اور دوسرا بچہ مرزا منور احمد وقف زندگی امریکہ میں تبلیغ کر رہا ہے اور بیمار ہیں اور یہی ان کے دو لڑکے تھے جو ان کی آنکھوں کے سامنے رخصت ہوئے۔ اسلئے وہ ہمارے دوستوں کی خاص دعاؤں کی مستحق ہیں۔ خاکسار مرزا ... (بشیر احمد)

چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن ۲ جولائی کو انگلستان روانہ ہو رہے ہیں
مقامی احباب ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

لاہور ۲۹ جون۔ مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب ربوہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن ۲ جولائی بروز اتوار صبح نو بجے بذریعہ پاکستان میل انگلستان کے لئے روانہ ہوں گے۔ مقامی احباب کثیر تعداد میں لاہور ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر مکرم امام صاحب کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: ... نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس اوقاف بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ — الفضل — لاہور

۳۰ رجون ۱۹۵۰ء

طائرکم معکم

مخالفین احمدیت احمدیت پر جو سب سے بڑا جھوٹا الزام لگاتے ہیں وہ یہ ہے کہ احمدیت کو انگریزوں نے اپنی اغراض کے لئے پیدا کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دینی جدوجہد کی۔ وہ اسلام کے غلبہ اور فروغ کے لئے نہیں تھی۔ بلکہ انگریزی حکومت کے قیام و استحکام کے لئے تھی۔ یہ الزام آج ہی نہیں لگایا گیا۔ بلکہ مخالفین جہاں اور طرح طرح کی باتیں احمدیت کے خلاف کہتے آئے ہیں۔ وہاں شروع ہی سے یہ الزام بھی لگایا جاتا رہا ہے۔ دراصل احمدیت کے مقابلہ میں شکست کھا کر مخالفین نے اس کی مخالفت میں ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا ہے۔ یہاں تک کہ اکثر متضاد باتیں کہہ دی ہیں۔ اس ضمن میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی مثال پیش کرنا کافی ہوگی۔ یہ مولوی صاحب ایک طرف تو مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگانے کے لئے تمام ہندوستان میں پھرے اور دو صد علما کے دستخط اس بناء پر کرائے کہ آپ ایسے مہدی کی آمد کے قائل نہیں جو لڑ کر مسلمانوں کو دنیا میں کامیاب کرے گا دوسری طرف یہی مولوی صاحب انگریزوں کے پاس آپ کے خلاف یہ شکایت لے کر پہنچے۔ کہ آپ نے جو مہدی کا دعوےٰ کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جمعیت جمع کرکے انگریزوں سے حکومت چھین لے۔

آجکل احراری اور دیگر دشمنان احمدیت احمدیت پر از سر نو انگریزوں کے ساتھ سازش کا الزام بڑے زور شور سے لگا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ عوام بوجہ اس کے کہ انگریز ان پر حکمرانی کرتا رہا ہے انگریزوں کے خلاف ہیں۔ اس لئے احمدیت کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے یہ خوب ہتھیار ہے کہ لوگوں کو یہ ذہن نشین کرایا جائے کہ احمدیت انگریزوں کی پروردہ ہے۔ ورنہ اس کی کوئی ذاتی قیمت نہیں۔ اور جو فروغ احمدیت نے آج تک پایا ہے۔ وہ محض انگریزوں کی وجہ سے اس کو حاصل ہوا ہے۔ عوام اس پر نہ صرف یہ کہ احمدیت کی طرف مونہہ نہیں کریں گے۔ بلکہ اشتعال میں آکر احمدیوں کو نقصان پہونچانے پر اٹھ کھڑے ہونگے۔

دوسری الزام تراشی جو زیادہ مؤثر سمجھی جاتی ہے یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوےٰ کرکے "ختم نبوت" کی مہر کو توڑ دیا ہے۔ اور اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے یہ لوگ عوام میں یہی پھیلاتے پھرتے ہیں کہ احمدی نہ صرف دوسرے نبیوں کی ہتک کرتے ہیں بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام نبوت چھین کر مرزا غلام احمد علیہ السلام کو دے دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں الزام سرتاپا جھوٹے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں محض عوام کو اشتعال دلانے کے لئے کہی جاتی ہیں تقریروں اور اخباروں کے ذریعہ یہی پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ دونوں باتیں ایسی ہیں اور ایسی صورت میں پیش کی جاتی ہیں۔ کہ یہ دشمنان احمدیت سمجھتے ہیں کہ ان سے مسلمانوں کو آسانی سے مشتعل کیا جا سکتا ہے اور بظاہر یہ واقعی بڑے مؤثر ہتھیار ہیں۔ کیونکہ عوام کیا بلکہ لکھے پڑھے لوگ بھی مسائل کی حقیقت پر تو غور نہیں کرتے بن سنا کر اکثر جوش میں آجاتے ہیں۔ اور ایسی نازیبا حرکات کر بیٹھتے ہیں۔ جن سے ان اشتعال دلانے والوں کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔

جب سے پنجاب کے انتخابات کا چرچا ہوا ہے۔ احراری اور دوسرے لوگ جو انتخابات کو ذریعہ آمدنی سمجھتے ہیں احمدیت کے خلاف پروپیگنڈا کرکے عوام کو بھڑکا رہے رہیں۔ اس سے ان کی غرض اپنا تعارف کرانا ہے۔ اور عوام پر یہ اثر ڈالنا ہے کہ وہ قوم کا بڑا کام کر رہے ہیں پچھلے دنوں جب جدید انتخابات کے متعلق کچھ مایوسی ہو چکی تھی۔ یہ جدوجہد بھی کچھ ٹھنڈی پڑ گئی تھی۔ لیکن اب پھر جب سے گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ اسی سال میں ضرور انتخابات ہو جائینگے احمدیت کے خلاف مختلف گوشوں میں پھر حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ مودودی صاحب نے بھی "ختم نبوت" پر اظہار خیال فرمایا ہے کیونکہ ان کا ارادہ بھی انتخابات میں زور شور سے حصہ لینے کا ہے۔ اور تو اور شورش صاحب کاشمیری نے بھی جو احراریوں سے رشتہ توڑ چکے تھے۔ چٹان میں "بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل" کے زیر عنوان بالکل غیر جلی طور پر احمدیت پر اسی نقطۂ نظر سے تنقید کی ہے۔ جس کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔

شورش صاحب نے بھی اشتعال انگیزی کے دونوں آسان موضوع چنے ہیں یعنی "انگریز دوستی اور نبوت" اگرچہ زیادہ زور آپ نے انگریز دوستی پر دیا ہے۔ اور ایسی باتیں فرما گئے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کا جو مذہبی زوال و ادبار ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ واری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

> میرزا غلام احمد کے دعوئے نبوت کی تکذیب کے لئے یہ دلیل ہی کافی ہے کہ میرزا غلام احمد کا زمانہ تمام عالم انسانیت کے خسران کا زمانہ ہے۔
>
> (چٹان ۲۶ رجون ۱۹۵۰ء)

یہ بات ایسی ہی ہے جیسی کہ حضرت نوح علیہ السلام کے قوم کے سردار جو طوفان نوح میں غرق ہوا چاہتے تھے یہ پکارنے لگیں کہ نعوذ باللہ حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ ان کے زمانہ میں تمام دنیا کو بہا لے جانے والا طوفان آیا جس نے انسانوں۔ حیوانوں اور پرندوں کو صفحۂ ہستی سے ملیا میٹ کر دیا۔ شورش صاحب کے لفظوں میں وہ کہیں کہ

> نوحؑ کے دعوئے نبوت کی تکذیب کے لئے یہ دلیل ہی کافی ہے کہ نوحؑ کا زمانہ تمام عالم انسانیت کے خسران کا زمانہ ہے۔

قرآن کریم میں اس حقیقت کو بہت سی طریقوں سے واضح کیا گیا ہے کہ مخالفین انبیاء اپنی شامت اعمال کا بوجھ اللہ تعالےٰ کے ان فرستادہ پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو ان کو خدا تعالےٰ کی طرف بلاتا ہے۔ ہم صرف ایک مثال عرض کرتے ہیں۔ سورۂ یاسین میں ہے۔

> قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم۔ قالوا طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون

یعنی مخالفین نے رسولوں سے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کریں گے۔ اور تم کو ہم سے ضرور دردناک عذاب پہنچیگا۔ رسولوں نے کہا کہ اگر تم سوچو تو تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی ہے۔ بلکہ تم لوگ حد سے گزر جانے والے ہو۔

قرآن کریم کی ان آیات بینات کی روشنی میں عالم انسانیت کے خسران پر نظر ڈالئے۔ کیا شورش صاحب کا یہ مطلب ہے کہ موجودہ زمانے میں جو دینی اور دنیاوی تباہی تمام عالم پر محیط ہو گئی ہے۔ اس کی ذمہ واری حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام پر ہے۔ اگر ان کا یہ مطلب ہے تو نبی تو نبی مرزا صاحب کو نعوذ باللہ خدا تعالےٰ ماننا پڑے گا۔ آدمی جوش انشاء پردازی میں کیا سے کیا کہہ جاتا ہے۔

باقی عالم کو جانے دیجئے ہندوستان کے مسلمانوں کے انحطاط کی تاریخ کا ہی صرف مطالعہ فرما لیجئے مسیح موعود علیہ السلام کے آنے سے بہت پہلے انگریز کا تسلط مکمل ہو چکا تھا۔ شورش صاحب نے یہ تو فرما دیا ہے کہ

> سید احمد بریلوی اور ان کے مجاہدین کا مختصر سا گروہ تھا جو افتاد زمانہ کے ساتھ بالاکوٹ کے معرکہ میں شہید ہو گیا۔ (چٹان ۲۶ جون ۱۹۵۰ء)

مگر کیا انہوں نے اس زمانہ کی تاریخ کا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ کیا ان کو علم ہے کہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے ۱۸۵۷ء سے بہت پہلے انگریزوں کے متعلق صرف زبانی ہی نہیں بلکہ عملاً کیا فتوےٰ دیا تھا۔ کیا ان کو علم ہے۔ کہ اس مجدد وقت نے انگریزوں کے خلاف جہاد نہیں کیا۔ بلکہ ہزار میلوں کا سفر طے کرکے اور چکر کاٹ کر سکھوں کے بر خلاف جہاد کیا۔ کیوں؟ حقیقت یہ ہے کہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کا ہی وجدان صحیح تھا۔ مسلمان اپنی شامت اعمال کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کو کھو بیٹھے تھے۔ انگریز بے شک مسلمانوں کا دشمن تھا۔ مگر اس دشمن کے ساتھ ایک وہ سلوک تھا جو مجدد وقت حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا۔ اور ایک وہ سلوک ہے جو آپ کے بعد آپ کے نام لیواؤں نے کیا۔ مجدد وقت کا ارادہ الٰہی علم پر تھا۔ لیکن بعد میں آنے والوں کا اپنا عقلی فیصلہ تھا۔ اس لئے انہوں نے ایک ایسا خطرناک راستہ اختیار کیا۔ جس کا انجام وہ ہوا جو آپ کو بھی معلوم ہے۔ انگریزوں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف خاص طور پر گرہ بیٹھ گئی اور وہ خاص طور پر ان کو مٹانے کے درپے ہو گئے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

کسی نبی کی جماعت نے آگ میں پڑے بغیر ترقی نہیں کی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ خطبہ جمعہ

مرتبہ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۵۰ء میں جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ برائے استفادہ ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے:-

حضور نے فرمایا:-

ہر چیز اپنی جنس کے مشابہ ہوا کرتی ہے۔ کسی چیز کا ایک جنس میں سے ہو کر یہ خیال کر لینا کہ اس کی شکل کسی اور رنگ کی ہوگی خلاف عقل ہے۔ خربوزہ کا مزا شکل اور حالات خربوزہ سے ہی ملیں گے۔ اسی طرح آم کی شکل مزہ اور حالات آم سے ہی ملیں گے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم ایک

مامور من اللہ کی جماعت

ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک ماموروں کی جماعت کا سا ہوگا۔ کسی نبی کی جماعت نے آگ میں پڑے بغیر یا خون کی ندیوں میں سے گزرے بغیر ترقی نہیں کی۔ پھر ان کے بغیر ہم کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔ قادیان میں ہوتے ہوئے ہم ان باتوں پر تعجب کا اظہار کر سکتے تھے۔ لیکن اب جبکہ عملی طور پر ہمیں ان حالات میں سے گزرنا پڑا ہے۔ یہ بات ہمارے لئے نرالی نہیں۔ ہمیں ان واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے تھا اور آئندہ کے لئے ہمیں یہ احساس ہو جانا چاہیئے تھا کہ ہم پر بھی گزشتہ ماموروں کی جماعتوں کے سے حالات آئیں گے۔ اور ہمیں ان کے لئے تیار ہو جانا چاہئیے مگر ان واقعات کو دیکھنے کے باوجود ہمارے دوست اس طرح مطمئن بیٹھے ہیں جیسے کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔

ہماری جماعت کے لئے مختلف قسم کی مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں۔ ہمارے خلاف پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ لوگوں کو ہمارے خلاف اکسایا جا رہا ہے۔ اور انہیں ہمیں مارنے پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے اس فتنہ کو روکنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ یہ باتیں جماعت کے احباب کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھیں مگر افسوس کہ دوست ابھی تک غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ گھر میں ایک معمولی تکلیف پر تمہاری راتیں بیداری میں کٹ جاتی ہیں۔ سجدے کر کر کے ماتھوں پر نشان پڑ جاتے ہیں۔ مگر یہ دیکھ کر کہ جماعت ایک آتش فشاں پہاڑ پر کھڑی ہے تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور یہ صرف اس لئے ہے کہ تمہارے دماغ ایمان لائے ہیں دل ایمان نہیں لائے۔ جب دل ایمان لاتا ہے تو جذبات میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب جذبات میں یہ ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت انسان کی کیفیت ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بہترین ذرائع

تبلیغ اور دعائیں

ہیں۔ تبلیغ تمہاری تعداد کو بڑھائیگی۔ اور دعائیں خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچیں گی۔ اگر دوست تبلیغ کریں گے تو ہر حلقے میں احمدیت پھیلے گی۔ اور جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص صداقت کو قبول کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ تو کم از کم اتنا تو ہو جائے گا۔ کہ اسے احمدیت کی تعلیم سے واقفیت ہو جائیگی۔ اور دعاؤں سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان سے خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ علام الغیوب ہے۔ وہ میرے دل کے رازوں سے واقف ہے مجھے دعا مانگنے کی کیا ضرورت ہے تو ہم کہیں گے کہ جس خدا نے یہ کہا ہے کہ میں دل کے بھیدوں سے آگاہ ہوں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جو بات دل میں ہوتی ہے اس کا ظاہر پر بھی اثر ہوتا ہے۔ پس اگر تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہے تو اس کا اثر تمہارے ظاہر پر ہونا بھی ضروری ہے۔ ورنہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہے یا تو تم جھوٹ بول رہے ہو اور یا پھر دھوکہ میں ہو۔

فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ جو کام ہمارے سپرد ہے اس کے مقابلہ میں ہماری قربانی بہت حقیر ہے دنیا بھر کو احمدیت کے جھنڈے تلے جمع کرنا کوئی معمولی امر نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو جدوجہد ہم کر رہے ہیں وہ نہایت ادنیٰ ہے۔ یا تو لوگ تبلیغ کرتے نہیں۔ اور اگر کرتے ہیں تو اس میں

مجنونانہ رنگ

نہیں پایا جاتا۔ اکثر احمدی صرف سلام کہنے کو یا کسی سے باتیں کر لینے کو تبلیغ سمجھ لیتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان کی ہاں میں ہاں ملا دے تو وہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ احمدیت کی طرف مائل تھا۔ حالانکہ یہ تبلیغ تبلیغ نہیں۔ تبلیغ اس کا نام ہے کہ حق خواہ کتنا کڑوا ہی ہو دوسروں پر کھولا جائے۔ اور پھر انہیں اس کے قبول کرنے کی دعوت دی جائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا

جب خدا تعالیٰ کسی نبی کی جماعت کو غلبہ دیتا ہے تو پہلے اسے تعداد میں زیادہ کرتا ہے۔ تعداد میں زیادتی کے بغیر اس کا غلبہ حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اسلام صحیح جمہوریت کا نام ہے۔ اور صحیح جمہوریت یعنی اسلام کو قائم کرنے کے لئے افراد میں زیادتی ضروری چیز ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمیں بیج ڈالنے میں نہایت شاندار کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن بیج ڈالنے کا عرصہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔ جسطرح بچہ کا پیدا ہونا کسی کی نسل کے قیام کا محض ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ اس سے اس کی نسل قائم نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح مختلف ممالک میں بیج پھینکنا استحکام دین کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن یہ سمجھ لینا کہ دین مستحکم ہو گیا خلاف عقل بات ہے۔ اس کے لئے ہمیں بہت زیادہ جدوجہد اور بہت زیادہ قربانیوں سے کام لینا پڑے گا۔

دشمن جو جھوٹ بول بول کر تمہارے خلاف لوگوں کو اکساتا ہے۔ اس کی پروا نہ کرو۔ وہ اگر تمہیں قتل کی دھمکیاں دیتا ہے۔ تو اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی نظریں انسانوں پر ہیں لیکن ہماری نظر خدا تعالیٰ پر ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکے گا۔ اس لئے تم اس چیز کی پروا نہ کرو کہ لوگ کیا کہتے ہیں لوگ جو کچھ کہتے ہیں انہیں کہنے دو ہوگا وہی جو خدا تعالیٰ کرے گا۔ مگر خدا تعالیٰ وہی کرے گا۔ جس کے لئے کہ تم اپنے اعمال ایسے دعوت دو گے اور ایسے دعوت کو اسطرح دی جاتی ہے کہ انسان اس کی محبت میں بڑھتا جائے۔ اور دوسروں کو بھی اس کے آستانہ کی طرف کھینچے۔

(نماز جمعہ کے بعد حضور نے حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ (موجد قاعدہ یسرنا القرآن) اور مکرم قاسم میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے نماز جنازہ پڑھائی:)

درخواست ہائے دعا

(۱) میں بوجہ نزلہ۔ زکام اور بخار ایک ہفتہ سے بیمار ہوں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں (۲) میرے لڑکے نور الحق مظہر کو بخار آتا ہے۔ اور اسی طرح میرا سب سے چھوٹا لڑکا انوار الحق آنکھیں دکھنے کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب ان بچوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ (۳) بنی اسرائیل صاحب عرصہ دراز سے بیمار ہیں .T.B بیمار چلے آ رہے لمبی بیماری کی وجہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خواجہ محمد اکرم (۴) عزیز سید محمد یوسف کی صحت تا حال بدستور خراب ہے۔ اور بیماری ترقی پر ہے۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ بعارضہ اختلاج قلب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ (۵) عرصہ دو سال سے ہم پر کچھ مقدمات ہائی کورٹ میں دائر ہیں۔ فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مبارک احمد مدرسی تعلیم الاسلام کالج لاہور

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کی روز افزوں ترقی

احمدیہ مسجد لنڈن میں کامیاب لیکچر۔ مشرقی افریقہ میں ۷۷ افراد کا قبول اسلام۔ ہالینڈ کے باشندوں کو پیغام حق۔ امریکہ میں کسر صلیب کے نظارے

(از دفتر وکیل التبشیر ربوہ)

احمدیہ مسجد لنڈن میں کامیاب لیکچر

خدا تعالیٰ کے فضل سے انگلستان میں جو کہ دنیا میں سب سے بڑا عیسائیت کا مرکز ہے۔ اسلام کی تبلیغ نہایت زور شور سے ہو رہی ہے۔ ہمارے مبلغین مقیم لنڈن ہر ممکن ذریعہ کو کام میں لاتے ہوئے اعلائے کلمۃ الحق کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں سے آمدہ تازہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ۱۸ جون کو لنڈن مسجد میں ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے کی زیر صدارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر لیکچر دیا۔ اللہ کے فضل سے حاضری معقول تھی۔ اور حاضرین پر اس جلسہ کا اچھا اثر رہا۔

ایڈنبرا کے اخبار میں مسئلہ طلاق پر ایک بحث جاری ہے۔ مکرم امام صاحب مسجد لنڈن نے اس موضوع پر ایک چھوٹا سا آرٹیکل تحریر کر کے ایڈیٹر صاحب اخبار کو ارسال کیا۔ انشاء اللہ آپ کا یہ آرٹیکل بہت سے مشکل مسائل کو حل کرنے کا باعث ہوگا۔ اور طلاق اسلامی کی برتری کو ثابت کرنے کا موجب ہوگا۔

علاوہ ازیں غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام انفرادی طور پر بھی پہنچایا جاتا رہا۔ احباب کرام اپنے مجاہد بھائیوں کے لئے خاص طور پر رمضان المبارک میں دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے ذریعہ فتح احمدیت کا دن قریب لائے۔ توحید کی فتح ہو۔ اور تثلیث کی شکست۔ آمین یا رب العالمین۔

جزیرۂ بورنیو کی جماعت کا قابل قدر ایثار

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مولوی فاضل اپنی تازہ رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسجد ہالینڈ و واشنگٹن کے متعلق چندہ کی تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۵۰ء میں ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ۶۰۰ ڈالرز کی رقم کے وعدے جماعت لبوآن نے کئے۔ یہ جماعت چندوں کے لحاظ سے بورنیو کی تمام جماعتوں سے پیش پیش ہے۔

علاوہ ازیں لبوآن میں ایک دار التبلیغ بنانے کی تجویز بھی کی گئی ہے۔ احباب جماعت نے مختلف رنگوں میں اس دار التبلیغ کی تعمیر کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ انشاء اللہ بغیر کسی قسم کی مرکزی مدد کے یہ جماعت اپنے دار التبلیغ کی تعمیر کا کام مکمل کر لیگی۔ احباب کرام اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و ایمان میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔ تا جزیرہ بورنیو سارے کا سارا احمدیت کے نور سے منور ہو۔ اللّٰھم آمین یا رب العالمین۔ احباب اکرام اپنے مجاہد بھائی کے لئے بھی رمضان المبارک میں دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے

مشرقی افریقہ میں ۷۷ افراد کا قبول اسلام

مکرم مولوی محمد منور صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ماہ مارچ میں دو دیہات میں نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ جہاں بیالیس (۴۲) اور پچیس (۲۵) افراد نے بیعت کی۔ ان میں سے ایک گاؤں میں پہلے صرف ایک احمدی تھا۔ ان کے علاوہ بھی بعض اور اصحاب نے سلسلہ میں شمولیت کی۔ چنانچہ کل ۷۷ نفوس داخل سلسلہ ہوئے۔

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے ایک مسجد کی تعمیر کے لئے ۵۰۰ شلنگ چندہ جمع کیا۔ اور تبلیغ کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک نوجوان معلم مکنڈونی کے رشتہ دار جو کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اب احمدی ہونا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ اب تک یہ خاندان سلسلہ میں داخل ہو چکا ہوگا۔

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب دو نفوس کے سلسلہ میں داخل ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے ۲۷ مئی ۵۰ء کو یوم خلافت کا جلسہ منعقد کیا۔ جس میں خلافت کی برکات پر تقاریر کی گئیں اور حضرت المصلح الموعود کے کارہائے نمایاں کو واضح طور پر پبلک کے سامنے پیش کیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت زندہ خدا کا زندہ ثبوت حضرت المصلح الموعود ہی کی شخصیت ہے۔ اور حضور کے وجود کا پیش کرنا اور حضور کے کارہائے نمایاں کا ذکر کرنا بھی لوگوں کو اس بات کا یقین دلانے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک زندہ خدا موجود ہے۔ جو آج بھی اپنے پیاروں سے بولتا ہے۔ اور ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تینوں مبلغین مشرقی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔

ہالینڈ کے باشندوں کو دعوت حق

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت نئے سال کے آغاز میں ہالینڈ مشن کی طرف سے ڈچوں کو مخاطب کرتے ہوئے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے ایک مبارکبادی کا پیغام شائع کیا تھا۔ جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین الفضل کیا جاتا ہے۔

"ہم اپنے مشن کی طرف سے آپ کی خدمت میں نئے سال کے آغاز پر تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے گذارش کرتے ہیں۔ کہ پرانا سال گذر چکا ہے۔ اور نیا سال اپنی تمام امیدوں اور امنگوں کو لیکر شروع ہو چکا ہے یہ سب سلسلہ بے فائدہ ہوگا۔ اگر ہم اس موقع کو اپنے فرائض و ذمہ واریوں پر غور کئے بغیر ہی گذار دیں۔ آج دنیا پہلے سے بہت زیادہ اتحاد و صلح کی محتاج ہے۔ افراد اسی طرح قلبی و ذہنی اتحاد کے محتاج ہیں۔ جس طرح کہ اقوام عالم۔ یقیناً ہمارا خالق و مالک ایک ہی ہے۔ اور ہماری زندگی کا مقصد بھی واحد۔ پھر بھلا ہم اکٹھے ہو کر اس پاک مقصد کے حصول کی کیوں کوشش نہ کریں۔ ہمیں ایک ایسی پر امن روحانی فضا پیدا کرنا چاہیئے۔ جس میں ہم سب امن کے ساتھ رہ سکیں اور اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر سکیں۔

خدا تعالیٰ کے اپنے فرستادوں اور پیاروں کو مختلف زمانوں میں بھیجنے کا مقصد اختلافات کی خلیج کو وسیع کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام اختلافات کو دور کر کے ہمیں ایک سلک میں منسلک کرنا ہوتا ہے۔ ہر زمانہ ہی میں ہمیں یہی سبق دیا جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم خدا کی توحید میں ایک ہونا چاہیں۔ تو ہمیں اس کے رسولوں میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرنا چاہیئے۔ اس طرح کہ بعض کو مانا جائے۔ اور بعض کا انکار کیا جائے۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ خواہ وہ کسی ملک اور کسی زمانہ میں بلند ہو۔ خدا تعالیٰ ہم سب کے لئے نئے سال کا آغاز مبارک کرے۔

امریکہ میں کسر صلیب کے نظارے

دنیا کے اور مختلف ممالک کی طرح شمالی امریکہ میں بھی جو اس دنیا کا سب سے بڑا مادی مرکز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا اثر نمایاں طور پر ظاہر ہو رہا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشگوئی کہ مسیح موعودؑ آ کر صلیب کو پاش پاش کر دے گا۔ کی سچائی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جہاں سے لاکھوں کی تعداد میں عیسائی ممالک غیر میں جا کر کفارہ وغیرہ کی تعلیم پیش کر کے ہزاروں لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ آج ان کے مراکز میں ہمارے مبلغین پادریوں کو مقابل پر بلاتے ہیں۔ مگر ہمارے مجاہدین کے دلائل و براہین ساطعہ کی تاب نہ لا کر غیر مہذبانہ طور پر سلوک کرتے ہیں۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ مگر اس وقت میں چوہدری شکر الٰہی صاحب کے تازہ خط سے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ جس سے احباب اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ عیسائی دنیا کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کی تاب نہ لا کر مقابلہ سے گریز کر رہی ہے۔ سینٹ لوئیس سے مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہمارے ایک چیلنج کے جواب میں یہاں کے لوتھر فرقہ کے ایک بائیبل کے سکول کے استاد کی طرف سے انہیں دعوت دی گئی۔ کہ وہ ان کے ہاں تشریف لا کر طلباء کے سامنے حضرت مسیح کی صلیبی موت کے متعلق اپنا نظریہ بیان کریں۔ مجھے موقعہ دیا گیا کہ میں بیان کروں۔ ہم مسیح کی صلیبی موت سے انکار کیوں کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی دعوت کے مطابق میں وہاں گیا اور لیکچر شروع کیا۔ ابھی لیکچر ختم نہ ہونے پایا تھا۔ کہ وہ ہمارے دلائل قاہرہ کی تاب نہ لا کر بہت گھبرائے۔ اور یہ دیکھ کر کہ کہیں طلباء پر زیادہ اثر نہ ہو۔ ان کے گرجا کے ایک افسر نے میرا لیکچر بند کروانے کے لئے بعض لوگوں کو کہلا بھیجا۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت حیرانی ہوئی۔ کہ یہ مذہب کے دعویدار اور تہذیب کے علمبردار اس قسم کی بد تہذیبی کا نمونہ دکھلا رہے ہیں۔ چنانچہ مجھے لیکچر ختم کرنا پڑا۔

احباب کرام اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کے سامنے کس طرح صلیب پاش پاش ہو رہی ہے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اپنے ان مجاہد بھائیوں کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اسلام و احمدیت کو دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچا دے۔ اور حق کے پیاسوں کی پیاس کو بجھا دے۔

حلقہ نیویارک (شمالی امریکہ) میں تبلیغ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حلقہ نیویارک میں ہمارے مجاہد بھائی مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نہایت محنت سے فریضہ تبلیغ کے ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ ٹریکٹوں کتب وغیرہ کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کے علاوہ مختلف عیسائیوں کے جلسوں میں شریک ہو کر ان کے عقائد پر کاری ضرب لگاتے ہوئے اسلامی عقائد کی پختگی کا اظہار کرتے ہیں۔ نیویارک جو دنیا کے عظیم ترین شہروں میں سے ہے کے کونہ کونہ میں توحید کی آواز بلند کرنے کے لئے پوسٹروں اور پمفلٹوں سے کام لے رہے ہیں۔ احباب کرام اپنے مجاہد بھائی کے لئے خاص طور پر رمضان المبارک میں دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں اور بھی محنت سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے۔ آمین۔

مسلمانوں کی روحانی امراض اور احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی : واقف زندگی)

خدا تعالیٰ جب کسی قوم کو برگزیدگی کا تاج بخشتا اور اس کے لئے باب رحمت وا کرتا ہے تو اس کے ذمہ بعض فرائض بھی عائد کر دیتا ہے۔ اگر وہ قوم ان فرائض کو کما حقہ سرانجام دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اس پر رحمت و برکت کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اگر بد قسمتی کے باعث وہ قوم اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہو جائے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس قوم سے اپنی نظر عنایت اٹھا لیتا ہے۔ اور بجائے انعام و اکرام کے اسے طرح طرح کے دکھوں اور عذابوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا وند تبارک تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیر امت کا سرٹیفکیٹ دیا تھا۔ اور ان پر بے شمار انعامات نازل کئے تھے۔ اور مسلمانوں نے بھی اپنی بساط کے مطابق حق فرائض ادا کیا۔ خیر القرون میں مسلمانوں نے قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت وہ عدیم المثال قربانیاں کیں کہ جن کی یاد سے آج بھی پژمردہ روحوں میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ لیکن جونہی کہ وہ مبارک صدیاں گذریں دور انحطاط شروع ہو گیا۔ اور مسلمان اپنے روحانی آباؤ اجداد کے طریق عمل کو چھوڑ کر دنیوی مشاغل میں لگ گئے اور وہ بھول گئے کہ خدا کی طرف سے ہم پر کون کونسی ذمہ واریاں عاید کی گئی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ ان میں ایمان اور اسلام رہا اور نہ ہی دیگر اوصاف مسلمانی۔ جس کے باعث آسمان روحانیت نے انہیں ذلت و ادبار کے گڑھے میں دے مارا اور آج حالت یہ ہے کہ مسلمان ہر چیز سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ غیر تو غیر خود ان کے اپنے لیڈر ان کی اس بدحالی پر خون کے آنسو بہائے ہیں اور نہایت درد انگیز الفاظ میں قوم کی خستہ حالی کا نقشہ کھینچ رہے ہیں۔ چنانچہ جناب مولوی شریف احمد صاحب امروہوی تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ کر دیا تھا کہ دین اسلام تمام مذاہب پر غالب آ کے گا۔ دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر کافروں کو کبھی غالب نہ آنے دے گا۔ لن یجعل اللہ علی المومنین للکافرین سبیلا۔ لیکن اب تمام طور پر یہی دیکھنے میں آ رہا ہے کہ مسلمانوں کا دین بھی ہر جگہ مغلوب ہو رہا ہے اور غیر اقوام اور کفار بھی ہر طرف ان پر غالب اور مسلط ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ صاف اور واضح الفاظ میں فرما دیا گیا تھا وابشروا بالجنۃ نحن اولیائکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ تو مسلمانوں کو جنت کی بشارت ہے اور نہ صرف یہ کہ جنت کی بشارت ہے بلکہ ہم دنیا اور آخرت دونوں میں ان کے مددگار و معاون ہیں۔ ظاہر ہے جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون لیکن ان ربانی بشارتوں اور وعدوں کے باوجود آج اسلام ہر جگہ ایک حد تک مغلوب اور مسلمانوں پر غیر اقوام غالب اور مسلط نظر آ رہی ہیں۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے اللہ کا وعدہ تو جھوٹا ہو نہیں سکتا۔ ہمارا دعائے اسلام اور ایمان جھوٹا ہے اور نہ صرف دعائے اسلام جھوٹا ہے بلکہ ہمارے اعمال بھی جھوٹے ہیں۔ اگر ہم سچے مسلمان ہوتے اور قرآن پر ضرور عمل کرتے تو آج ہم پر کبھی کوئی تسلط نہ پا سکتا جہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ وعدے کئے ہیں وہاں "ان کنتم مومنین" کی شرط بھی لگا دی اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اے ایمان والو! اگر تم دین سے پھر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سروں پر مسلط کرنے کے لئے ایک ایسی قوم لے آئیگا جو اللہ سے محبت کرے گی اور اللہ اس سے محبت کرے گا۔"

(رسالہ "مولوی" جلد ۲۱ نمبر ۳ صفحہ ۱)

اسی طرح جناب مولوی وجاہت حسین صاحب صدیقی رقمطراز ہیں کہ:-

"مسلمانوں نے اسلامی شریعت کے اصول و قواعد کو بالکل ترک کر دیا اور اپنے ہادیٔ برحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و ارشادات کو پس پشت ڈال دیا ہے خیر القرون گذر گیا وہ زمانہ نہیں کہ جس میں تمام مسلمان بھائی بھائی تھے۔ اس کے خلاف اب حقیقی بھائیوں میں عداوت اور بغض حسد کی بیشمار خطرناک نظیریں پائی جاتی ہیں۔ کل مومن اخوۃ مشہور مقولہ پر عمل درآمد کرنا چھوڑ دیا۔ اس زمانہ میں ہر مسلمان کا باوا آدم نرالا ہے اور ہر شخص اپنے آپ کو بزعم خود فرعون تصور کرتا ہے ...... مسلمانوں کا حال کوئی ہم سے دریافت کرے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور تجربہ کیا ہے۔ ان کے خیالات بالعموم ذاتی اغراض پر مبنی ہوتے ہیں وہ اپنے فائدہ کے لئے خدا اور رسول کے احکام کی مطلق پروا نہیں کرتے۔ اس سرے سے اس سرے تک نظر ڈال کر دیکھا جائے مسلمانوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ دکھائی دے گی۔ ہمارے پیر۔ ہمارے مرشد بڑی سختی سے اس امر کی ہدایت کرتے ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔ جب کبھی چند مسلمان مل کر ایک جگہ فراہم ہوتے ہیں تو شبہ ہونے لگتا ہے کہ آیا یہ مسلمان بھی ہیں یا نہیں ہر مسلمان اپنا اپنا مذہب رکھتا ہے دو مسلمانوں میں کسی فروعی معاملہ پر ذرا اختلاف ہوا بس پھر کیا تھا قیامت آ گئی ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں ذرا تامل نہیں کرتا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو خوشحال نہیں دیکھ سکتا اور ہمارے علماء نے اس تنفر میں اور بھی روح پھونک دی ہے۔ بہت خرابی کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہر طبقہ اور گروہ میں ذاتی طمع کی غرض سے وہ وسائل اختیار کئے جاتے ہیں کہ جن کی وجہ سے اسلام کا منشاء مفقود ہو جاتا ہے"

(مسلمانوں میں نااتفاقی کے اسباب کیا ہیں صفحہ ۱)

ہم نے یہاں بخوف طوالت صرف دو حوالے درج کئے ہیں۔ ورنہ ہمارے پاس اس قسم کے بیسیوں حوالجات موجود ہیں۔ جن میں مسلمانوں کی موجودہ خستہ حالی اور بیچارگی کا نہایت درد انگیز رنگ میں رونا رویا گیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مسلمانوں کی یہ ناگفتہ بہ حالت کب تک رہے گی اور اس کا علاج کیونکر کیا جائے گا؟

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم (پ ۱۳ ع ۱) یعنی خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک تبدیل نہیں کیا کرتا جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت خود تبدیل نہ کرنا چاہے۔ سو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان خود تو پوری طرح اپنی عملی اور اعتقادی اصلاح نہ کریں اور اسلامی احکامات سے روگردانی شب و روز ان کا پیشہ بن گیا ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کو ترک کر کے خود ہی ان کی اصلاح کر دے اور بغیر ترقی کے اصولوں پر گامزن ہونے کے انہیں دیگر اقوام کے مقابل کامیاب و کامران کرتا چلا جائے۔

خداوند تعالیٰ نے اپنی گذشتہ سنت کے مطابق مسلمانوں میں روحانی انقلاب پیدا کرنے اور انہیں صراط مستقیم پر چلانے کی غرض سے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بروقت مبعوث فرمایا تا دور حاضرہ کے مسلمان قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح روحانی منازل طے کرتے ہوئے بام رفعت تک پہنچ جائیں یہ تو اب مسلمانوں پر منحصر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مامور و مرسل علیہ السلام پر ایمان لا کر اور اس کی مقدس تعلیم اور بتائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اللہ والوں کی صف میں شامل ہو جائیں یا پھر انکار کر کے سابقہ مکذب قوموں کی طرح انعامات خداوندی کا دروازہ اپنے پر بند کر لیں۔

برادران ملت! یہ حقیقت ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی عملی اور اعتقادی اصلاح ایسے رنگ میں کی ہے کہ اگر مسلمان اسے اپنا لیں تو آج ان کی بگڑی سنور سکتی ہے اور ان کی تمام روحانی امراض کا علاج ہو سکتا ہے اور وہ اپنے دشمنوں پر ہر لحاظ سے غلبہ پا سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی عملی اور اعتقادی اصلاح کے سلسلہ میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں انہیں اس وقت تفصیلاً تو عرض نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ بعض باتیں بطور نمونہ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں:

سب سے پہلی بات جس پر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی نظر پڑی وہ یہ تھی کہ مسلمان مذہب اسلام کی حقیقی روح سے بیگانہ ہو چکے تھے آپ نے از سر نو تحریر و تقریر کے ذریعہ مذہب کی ضرورت اس کی اہمیت اور اس کی برکات پر نہایت دلکش پیرایہ میں با دلائل روشنی ڈالی اور بتایا کہ جب تک مسلمان دین اسلام کی قدر و منزلت کو نہ سمجھیں گے اور اس کی مقدس تعلیم پر کاربند نہ ہوں گے اس وقت تک یہ پستی اور تنزل کے عمیق گڑھے سے نجات نہیں پا سکتے اور خدا تعالیٰ کی عون و نصرت ان کے شامل حال نہ ہو گی۔ آپ نے اس امر کو قولی لحاظ سے نہیں بلکہ عملی لحاظ سے بھی قائم فرمایا۔ اس کا بہت بڑا ثبوت جماعت احمدیہ کا وجود ہے۔ جس کے متعلق اشد سے اشد مخالف لوگ بھی کھلے الفاظ میں اعتراف کر چکے ہیں کہ فی الحقیقت یہ جماعت اپنے اندر مذہبی دیوانگی رکھتی ہے اور مذہب کی خاطر جان و مال ہر قسم کی قربانیاں کر چکی اور کر رہی ہے۔ یہ ایک ایسی بات تھی جس سے دوسرے مسلمان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے انہوں نے بھی دیکھتے ہاں مذہبی سوسائٹیوں اور مجالس کو قائم کرنا شروع کر دیا۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مذہبی عالم میں ایک زبردست بیداری پیدا ہو گئی۔

دوسری بات جو مسلمانوں میں بطور روحانی مرض کے پائی جاتی تھی یہ تھی کہ وہ دعا کی تاثیرات کے منکر ہو چکے تھے اور ان کا یہ عقیدہ ہو چکا تھا کہ اللہ تعالےٰ سابقہ زمانوں میں اپنے بندوں کی دعائیں سنا کرتا اور ان سے ہمکلام ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب یہ سلسلہ مفقود ہو چکا ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ایک مذاہب کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں علاوہ دیگر مقررین کے مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (جو ان دنوں بہت بڑے بھیدِ عالم سمجھے جاتے تھے) نے بھی تقریر کی۔ مولوی صاحب نے اور امور کے علاوہ یہ بات بھی بیان کی کہ خدا تعالےٰ پہلے بے شک اپنے بندوں سے ہمکلام ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب یہ شرف کسی کو حاصل نہیں۔ برعکس اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ صرف پہلے ہی زمانوں میں خدا تعالےٰ بولا کرتا تھا وہ تو اب بھی بولتا ہے اور اپنے بندوں کی دعائیں بکثرت سنتا اور قبول فرماتا ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے اپنا وجود پیش کیا اور بتایا کہ خدا تعالےٰ مجھ سے بھی ہمکلام ہوتا ہے اور میری دعاؤں کو بھی قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب چشمۂ معرفت صہ۲ میں بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"جبکہ خدا تعالےٰ کا جسمانی قانون قدرت ہمارے لئے اب بھی وہی موجود ہے جو پہلے تھا تو پھر روحانی قانون قدرت اس زمانہ میں کیوں بدل گیا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ وحیٔ الٰہی پر آئندہ کے لئے مہر لگ گئی ہے۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کارنامہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کے اندر آہستہ آہستہ دعا کی طرف توجہ پیدا ہونی شروع ہو گئی اور ان میں سے کئی ایک اس عقیدہ کا اعلانیہ اظہار کرنے لگے کہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب جنہیں زمانہ حاضرہ کی ایک بہت بڑی شخصیت اور حضرت علامہ مشرق قرار دیا جاتا ہے دنیا سے جاتے ہوئے اپنے عقیدہ کا یوں اظہار کر گئے کہ:۔

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگ لاتخف
(بال جبریل صہ۶)

تیسری بات جس کے باعث مسلمان آئے دن عیسائیت کا شکار ہو رہے تھے اور ان کے علماء پادریوں کے مقابل نظریں اونچی نہیں کر سکتے تھے۔ ان کا مصنوعی عقیدہ حیات مسیح تھا جو نعوذ باللہ نبوی اور قرآن مجید پر پوری طرح غور و تدبر نہ کرنے کے باعث ان کے اندر پیدا ہو چکا تھا اور یہ اتنا خطرناک عقیدہ تھا کہ ہزاروں مسلمان اس بے بنیاد عقیدہ کی وجہ سے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس غلامی ترک کر کے یسوع مسیح کی جھوٹی الوہیت کے گیت گا رہے تھے کاسر الصلیب علیہ السلام نے اس باطل عقیدہ پر دلائل و براہین کی ایسی ضرب کاری لگائی کہ پادری لوگ چونک پڑے اور انہیں یہ فکر دامن گیر ہو گیا کہ اب عیسائیت کا بت زیادہ دیر تک دنیا میں قائم نہیں رہ سکتا۔ جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عقیدہ کا بطلان کیا توں توں ہی مسلمان اور عیسائی اس عقیدہ سے بیزار ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ اب تحریر و تقریر میں ہر دو قوموں کے بعض ذمہ دار لیڈر حیات مسیح کا انکار کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس ثنائی برقی پریس امرتسر کا چھپا ہوا رسالہ "البلاغ" ماہ جنوری ۱۹۲۳ء کا موجود ہے جس میں بحوالہ ثابت کیا گیا ہے کہ اکثر بزرگانِ امت کا یہی عقیدہ تھا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی فوت شدہ ہیں۔ چوتھی بات جو مسلمانوں کی ترقی میں بہت بڑی روک پیدا کر رہی تھی وہ قومی۔ نسلی اور ملکی امتیاز تھا جو غیر قوموں سے ان کے اندر آ چکا تھا یعنی وہ موجودہ زمانہ میں اس کو معزز سمجھ رہے تھے۔ جو مال و دولت اور دیگر دنیوی وجاہتوں کے اعتبار سے صاحب اقتدار تھا۔ اس مرض کی وجہ سے مسلمان ایک دوسرے کو ذلت و حقارت کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر بتایا کہ قرآن مجید تو فرماتا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم (پ۲۶ رکوع۱۴) اس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالےٰ جماعت احمدیہ نے تو لبیک کہنا ہی تھا۔ مگر خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ دوسرے مسلمانوں کے اندر بھی آہستہ آہستہ اس بات کا اثر ہو رہا ہے اور وہ بھی اعمال صالحہ کی بناء پر ایک کو دوسرے پر فضیلت دے رہے ہیں۔

پانچویں بات جو در اصل بہت ضروری بات ہے اور وہ مسلمانوں کے اندر نہیں پائی جاتی تھی۔ وہ قومی نظام تھا۔ جس کے نہ ہونے کے باعث مسلمان اپنی ہر تحریک میں ناکامی کا منہ دیکھ رہے تھے آپ نے آکر بتلایا کہ تنظیم ہی تو ہے۔ جس کے باعث قومیں اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کیا کرتی ہیں خلافت راشدہ کے مقدس زمانہ میں مسلمانوں کو جو عظیم الشان فتوحات حاصل ہوئیں۔ وہ درحقیقت مسلمانوں کے اس قومی نظام کا نتیجہ تھا۔ جس کی بنیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے اندر بھی اس مقدس نظام کا علاوہ دیگر امور کے مندرجہ ذیل پانچ باتوں پر قیام ہوا۔

(۱) امام (۲) مرکز (۳) بیت المال (۴) جہاد و تبلیغ اسلام (۵) اسلامی قضا

جماعت احمدیہ کے اس عظیم الشان نظام کی برکات کو دیکھ کر اب تو دیگر فرقہائے اسلامیہ کو بھی مرکزیت کا احساس ہو رہا ہے اور وہ بھی اپنے اندر جماعت احمدیہ جیسا نظام دیکھنے کے متمنی دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن یہ بات بنانے سے نہ بنے گی۔ کیونکہ ایسا روحانی نظام خدا تعالےٰ کے فرستادہ بندے ہی آکر قائم کیا کرتے ہیں پس اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ دنیا اور عقبیٰ میں سرخرو ہوں تو اس کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ وہ احمدیت کو قبول کر کے اس راہِ عمل کو اختیار کریں۔ جس پر خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو چلایا ہے ورنہ بار دیگر وہ پہلے کی طرح ذلت و ادبار کا ہی شکار ہوتے چلے جائیں گے۔ آج ان کی قسمت کو چار چاند لگانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ کاش! وہ وقت کی نزاکت کو سمجھیں

بالآخر ہمیں اپنے احمدی بھائیوں سے بھی عرض کرنا ہے کہ محترم بھائیو! اس زمانہ میں تم ہی وہ اہل اللہ کی جماعت ہو جن کے ذریعہ اسلام اب مذاہب باطلہ پر کامل غلبہ پائے گا اور مسلمان تمہاری بدولت ہی دنیا میں ترقی کریں گے پس چاہیئے کہ تم دوسرے مسلمانوں کی نسبت اپنے اندر زیادہ صلاحیت پیدا کرو تا دوسرے مسلمان تمہارے نیک نمونہ کو دیکھ کر صداقت کو جلد قبول کریں۔ اور جان لیں کہ اس خطرناک زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ روحانی شخصیت ہیں۔ جن کے ساتھ وابستہ ہونے سے ہم روحانی انعامات سے حصہ پا سکتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

انتقالِ پُر ملال

نہایت ہی افسوس سے تحریر کیا جاتا ہے کہ میری والدہ محترمہ ۱۶ جون ۱۹۵۰ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱½ بجے بعد دوپہر راولپنڈی میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جس وقت ان کی شدید علالت کی تار قادیان پہنچی۔ میں دہلی اور یوپی کے دورہ پر تھا۔ بہ حسرت اور افسوس ہے کہ میں ان آخری وقت میں ان کی کوئی خدمت نہ کر سکا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلےٰ درجات عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

نیز امید ہے احباب اپنے درویش بھائی کی والدہ مرحومہ کا جنازہ غائب بھی پڑھ کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ شریف احمد امینی مولوی فاضل نائب ناظر اعلےٰ قادیان

حضرت پیر منظور محمد صاحب کی سوانح حیات

عاجز کا ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالےٰ توفیق دے تو حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری کتابی شکل میں مرتب کروں اس لئے درخواست ہے کہ وہ دوست جن کا حضرت پیر صاحب مرحوم سے کسی نہ کسی رنگ میں تعلق رہا ہو وہ براہ کرم مجھے آپ کی زندگی کے واقعات قلمبند کر کے ارسال فرمائیں جو ان کے علم میں ہوں۔ ضروری ہے کہ ہر بات نہایت صحیح طور پر قلمبند فرمائی جائے نیز اگر کسی امر کا ثبوت بھی ہو سکے۔ تو تحریر کر دیا جائے

خاکسار نذیر احمد احمدی کالما بلڈنگ میلارام پارک ۸ بی عبد الکریم روڈ لاہور

درخواست دُعا میرا چھوٹا بچہ بعمر ۶ ماہ عارضہ بخار و پیچش بیمار ہے احباب اکرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد صدیق مبلغ انچارج سیرالیون مشن حال ربوہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر لائلپور

مقدمہ ۳۷۵ بابت سال ۱۹۴۶ء

محمد اسحٰق - محمد الیاس پسران عبدالغنی اقوام شیخ کارخانہ بازار لائلپور

بنام

کرپا رام تجناری رام لبھایا ولد دیوان چند کھتری حال ہندوستان

درخواست زیر دفعہ ۱۷ آرڈیننس نمبر ۱۵ سال ۱۹۴۹ء ڈی۔آر۔سی۔لائلپور بدیں مضمون کہ ایک مسودہ دادا رشین معہ سامان ۳ کرسیاں ایک میز پنکھا ہائے چھت تین عدد۔ لکھو سائل ہیں اور غیر مسلموں کی حقدار رہیں ہے۔ نام کرپارام تجناری رام لبھایا ولد دیوان چند قوم کھتری ساکنہ لائلپور حال ہندوستان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان کرپا رام و رام لبھایا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اسلئے اشتہار ہذا بنام کرپا رام و رام لبھایا مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کرپا رام مذکور تاریخ ۵ ماہ جولائی ۱۹۵۰ء کو بمقام لائلپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی آج بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج صاحب بہادر درجہ اول گوجرخان

۱۹۵۰ء

ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ قائم دین و راجولی پسران محمد بخش قوم سیال جنجوعہ ساکن گلیانہ سیال تحصیل گوجرخان .... مدعیان

بنام

وزیر چند۔ گیان چند۔ مدن لال پسران امیر سنگھ بشنداس ولد تارا سنگھ قوم برہمن دت ساکن گلیانہ سیال تحصیل گوجرخان .... مدعی

ہرگاہ عدالت ہذا کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہم کی عام ذرائع سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مورخہ ۵ کو عدالت ہذا میں ۹ بجے صبح بمقام گوجرخان حاضر عدالت نہ ہوں گے تو کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

کیا تیسری عالمگیر جنگ چند دنوں میں شروع ہونے والی ہے؟

لنڈن ۲۹ جون: آئندہ چند دن اس کا فیصلہ کر دیں گے کہ آیا کوریا میں جارحانہ اقدام کے خلاف امریکہ اور اقوام متحدہ کی کارروائی فوراً تیسری عالمگیر جنگ شروع کر دیگی یا نہیں۔

یہاں کے ذمہ دار مبصر دوسری عالمگیر جنگ کا خطرہ بہت قریب تصور کر رہے ہیں۔ اگرچہ اس کا بھی کافی احساس ہے۔ کہ کوریا کے مسئلہ کے اوپر سوویٹ بین الاقوامی فوجوں سے ابھی الجھنا پسند نہیں کرے گا۔

ایک بڑا اہم سوال اس وقت یہ ہے کہ کیا کریملن اس وقت پیچھے ہٹ جائے گا؟ اس سوال کا ایک جواب یہ دیا جا رہا ہے۔ کہ اگر سوویٹ نے اس وقت جنگ مول لینی چاہی ہوتی تو وہ کوریا کو پسند نہ کرتا۔ بلکہ ایران یا یوگوسلاویہ کی زمین کو پسند کرتا۔

ایک یہ خیال بھی موجود ہے۔ کہ شاید کوریا میں مغربی اداروں کی آزمائش مقصود ہے۔ مزید جارحانہ اقدام کو برداشت نہ کرنے کے عزم کا اس وقت اس ڈرامائی طور پر جو اظہار ہوا ہے۔ اس سے بعض لوگ یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ شاید کم از کم عارضی طور پر ہی صورت حال کچھ سنبھل جائے۔ (ا۔ سٹار)

بحر الکاہل کی صورت حالات کے متعلق لیاقت ٹرومین ملاقات کا امکان

وزیر اعظم کے قیام کے پروگرام کے لئے مسٹر اکرام اللہ لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۹ جون پاکستان وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر محمد اکرام اللہ انجن کی خرابی کی وجہ سے طویل تاخیر کے بعد لنڈن پہنچے۔ مسٹر اکرام اللہ مسٹر لیاقت کے قیام لنڈن کے پروگرام طے کر رہے ہیں۔ سرکاری پاکستانی حلقوں کے مطابق مسٹر لیاقت علی خاں اتوار کی صبح کو لنڈن پہنچ جائیں گے۔ لیکن بعض حلقے اسے بھی ممکن تصور کر رہے ہیں کہ وزیر اعظم مغرب میں اپنے قیام سے فائدہ اٹھا کر صدر ٹرومین سے بحر الکاہل کی صورت حال پر مشورہ کریں گے۔

اگر مسٹر لیاقت علی خاں نے یہ فیصلہ کیا تو ان کے لنڈن آنے میں مزید تاخیر ہو گی اور ان کا قیام بھی مختصر ہو گا۔ وہ مسٹر اٹیلی سے تو موجودہ حالات پر گفتگو کریں گے۔ لیکن دوسری تقریبوں کو مسترد کر کے وہ جلد کراچی واپس چلے جائیں گے۔ (ا۔ سٹار)

برطانیہ بھی کوریا کی جنگ میں کود پڑا

لنڈن ۲۹ جون: وزیر اعظم اٹیلی نے آج اعلان کیا کہ برطانیہ نے اپنے بحری بیڑے کو تقسیم کر کے ایک حصہ جاپان کے سمندر میں بھیج دیا ہے جس کا استعمال کیلئے یہ بحری بیڑہ امریکہ کے ماتحت ہو گا۔ مسٹر چرچل نے حزب مخالف کی طرف سے اس امر کا اعلان کیا۔ کہ وہ تمام پارٹیوں کی طرف سے اس امر کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم اس معاملہ میں حکومت کی پوری پوری حمایت کریں گے۔

مسٹر چرچل کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر اٹیلی نے فرمایا۔ کہ ہماری قوت بھی اتنی ہی ہو گی۔ جتنی امریکہ کی۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ وزیر اعظم جب یہ اعلان کر رہے ہیں۔ تو ان کے ساتھ تمام پارٹیاں ہیں۔ ہم ان کی پوری پوری مدد کریں گے کیونکہ میرے نزدیک یہ ایک مقدس فرض ہے۔

میرا کام مصالحت کرانا ہے فیصلہ کرنا نہیں (سر اوون)

سری نگر ۲۹ جون: سر اوون ڈکسن مصالحت کنندہ اقوام متحدہ نے آج پہلی پریس کانفرنس میں اپنا مختصر بیان دیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے توقع ہے کہ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو اور وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کے ساتھ ملاقات کے بعد ہم اس نازک مسئلہ پر کسی نہ کسی نتیجہ پر ضرور پہنچ جائیں گے۔ آپ نے دونوں بڑے وزیروں کے ساتھ اپنی اس کانفرنس کو نتیجہ خیز بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس قسم کی کانفرنس کا اس سے قبل انعقاد کا کوئی امکان نہ تھا کیونکہ دونوں وزراء عظام اپنے ملکوں سے باہر تھے۔ آپ بھی ان کے ملنے میں تاخیر ہے۔ اس لئے مجھے کچھ عرصہ اور انتظار کرنا پڑے گا۔

مصالحت کنندہ کی حیثیت سے اپنے اختیارات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ اس قسم کا رجحان نہیں پایا جاتا کہ مجھے اس امر کا اختیار دیا جائے کہ میں کشمیر کی قسمت کا فیصلہ کروں میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میرا کام دونوں حکومتوں کے درمیان مصالحت کرانا ہے۔ معاملہ کرنا دونوں حکومتوں کا کام ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ اقوام متحدہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میرا یہ فرض ہے کہ مجھے جس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ میں پورا کروں۔ یعنی اس نازک اور مشکل مسئلہ کا کوئی ایسا حل تلاش کروں جو بہتر ہو۔

وزیر خارجہ امریکہ کا اہم بیان

واشنگٹن ۲۹ جون: امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن کی پریس کانفرنس میں ایک نامہ نگار نے سوال کیا۔ کہ کیا دنیا میں اب سرد جنگ کی جگہ میں گرم جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ کہ اس کا اندازہ آپ لگا لیجئے۔ ایک بہت بڑی پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ صدر ٹرومین نے کل فوجی امداد کا جو اعلان کیا تمام قوم اس کے ساتھ ہے اور دنیا کی ہر آزاد قوم ہمارے حق میں ہو گی آپ نے کوریا کے معاملے میں روس کی پوزیشن پر بحث کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ امریکہ نے روس سے اپنا اثر و رسوخ شمالی کوریا کی جنگ بند کرنے پر استعمال کرنے کی جو اپیل کی تھی اس کا ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

افغان ریاست میں کشمکش

نتھیا گلی ۲۹ جون: کابل کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ تاجدار افغانستان شاہ محمود خان پر زبردست دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ اپنی ذلت کو خاموشی سے برداشت کر لیں اور سردار عبد المجید خان کو افغان کابینہ میں شامل کر لیں۔ یاد رہے کہ حال ہی میں وزیر اعظم افغانستان شاہ محمود خان اور سردار عبد المجید خان کے مابین زبردست رقابت کا نتیجہ یہ نکلا کہ سردار عبد المجید خان کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونا پڑا۔ اس اقدام کے باعث افغانستان کے سیاسی حلقوں میں ہل چل مچ گئی ہے کیونکہ سردار عبد المجید خان کو عام حلقوں میں احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اس امر کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے کہ وزیر اعظم افغانستان ...

کوریا کو بری فوج روانہ کی جائے گی؟

واشنگٹن ۲۹ جون۔ اس وقت اقوام متحدہ کی حکومتوں کے سامنے یہ اہم سوال ہے کہ اگر فضائی اور بحری فوج اشتراکی حملہ کو نہ روک سکی۔ تو جنوبی کوریا کی مدد کیلئے بری فوج بھی روانہ کرنا ہو گی اقوام متحدہ کے وقار اور حفاظتی ضروریات کا اقتضا ہے کہ گو بری فوج کی روانگی دوسری جنگ کا امکان قوی کر دے گی لیکن ضرورت پڑنے پر ایسا کرنا ہی ہو گا۔ فوجوں کی روانگی کے متعلق اب تک ارادہ نہیں کیا گیا ہے اور واشنگٹن کے حکام کا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہ ہو گی۔ لیکن بعید ترین امکانات پر بھی غور کر لینا زیادہ بہتر تصور کیا جا رہا ہے۔ (ا۔ سٹار)

امریکہ کو جنگی سطح پر منظم کرنے کی تیاریاں

لنڈن ۲۹ جون مسٹر ٹرومین کے مشیر ایک ایسے قانون کا مسودہ تیار کر رہے ہیں جس کے ماتحت اگر کوریا کے حالات نے عالمگیر جنگ کو ناگزیر کر دیا تو ایک رات کے اندر اندر سارے ملک کو جنگی سطح پر منظم کر لینا ممکن ہو گا۔ واشنگٹن خطرات کو پوری طرح محسوس کر رہا ہے اور اگرچہ امید کی جا رہی ہے کہ موجودہ کارروائی سے حالات سنبھل جائیں گے تاہم امریکہ ہر صورت حال کے لئے تیار ہے۔

نیویارک کی اطلاعوں میں اس مسودہ قانون کو ایسے منصوبہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو صدر کو امریکی شہریوں کو روانگی پر اس سے بہت وسیع اختیارات دے دیگا جتنا گذشتہ جنگ کے موقعہ پر انہیں حاصل تھا۔ مسودہ کا متن ابھی خفیہ رکھا گیا ہے۔ لیکن ایوننگ اسٹینڈرڈ کے نامہ نگار نیویارک کا کہنا ہے کہ یہ قانون مزدوروں کو جبری بھرتی کا اختیار بھی دیدیگا۔ اسے کانگرس کی فوری منظوری کے لئے پیش کیا جانے والا ہے۔

ساتھ ہی قومی حفاظتی بورڈ جنگی اسلحہ کے آرڈر کو سرکاری ٹھیکہ میں بدلنے کی ہدایت دینے کو تیار ہے۔ بحر الکاہل کے اکثر مقامات پر بیڑہ جمع ہو رہا ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں میں جو سینکڑوں جیٹ طیارے مغربی بحر الکاہل کو روانہ کئے گئے تھے وہ اب کارروائی کے لئے تیار ہیں اور جاپان کے علاقہ میں جنرل میکارتھر کے پاس چھ سو سے زائد طیارے موجود ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ الاسکا کے بھی تمام دستے ہر صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ (ا۔ سٹار)

(بقیہ صفحہ ۲)

حقائق کا صحیح مطالعہ کیجئے اور ان کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیجئے۔ محض جذباتی باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہی علماء جنہوں نے فولادی خنجر سے جہاد کیا۔ اگر قرآن کریم کے خنجر سے جہاد کرنے کے لئے مل جاتے تو آج ہندوستان کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو اشارہ کیا تھا اس کو بعد میں آنے والے نہ سمجھ سکے ورنہ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ سکھ تو خود چل کر مسلمانوں کے گھر آ گیا تھا۔ اگر دوسری باتوں میں تضیع اوقات کرنے کی بجائے ہمارے علماء قرآن کریم لے کر یورپ میں گھس جاتے تو آج شورش صاحب کو عالم انسانیت کے خسران کا الزام مسیح موعود پر ڈالنے کا موقعہ نہ ملتا۔ بلکہ دنیا اسلام کی برکات سے مالا مال نظر آتی۔ انگریزوں کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام نے وہی فیصلہ کیا جو تقریباً پونی صدی پہلے حضرت سید احمد بریلوی علیہ رحمت نے کیا تھا۔

(باقی)